

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

اگر مطلق مرض میں ضرر نہ بھی ہو اور وضو کرنے سے مرض کے زیادہ ہونے کا اندیشہ بھی نہ ہو بلکہ سفر میں بھی صرف حرج کی بنا پر تیمم کرنا درست ہے یا نہیں؟ اور **فلم یجدوا ناء** کی قید جنابت اور حدیث سے خاص کرنے کے احتمال کو کبھی کسی معتبر عالم نے اختیار کیا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

صرف حرج کی بنا پر تیمم (11) کرنا درست نہیں، کیونکہ آیت کریمہ "وَلَا تَكُنْمُ مَرْضًى" کے اقتضائے معلوم ہوتا ہے کہ مرض کے حق میں رخصت کی وجہ ضرور ہے، اور اس بات کو صاحب لغت سمجھ سکتا ہے مجاہد ہی کی کوئی تخصیص نہیں البتہ ضرر کی تحدید میں کلام ہے! شافعیہ کہتے ہیں ایسی مرض جو جس میں پانی کے استعمال کرنے سے عضو کی منفعت کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو یا لہجھا ہونے میں تاخیر واقع ہو جائے یا کسی ظاہری عضو میں گہرا انقبض پیدا ہو جائے۔ اور حنفیہ کہتے ہیں کہ تیمم کی رخصت تب ہے کہ پانی کے استعمال سے مرض کی شدت یا دیر سے لہجھا ہونے کا اندیشہ ہو چوسا کہ، بخار اور چھک وغیرہ، اور صاحب مضی نے کہا کہ: ضرر کی تفتیش بھی عرف کے حوالہ سے ہو گی۔ انتہی

بہر حال اعتبار مطلق کا نہیں بلکہ ضرر پہنچنا ہے۔ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فرمان **"وَأَعْلَى سَفَرٍ"** کا ظاہر یہ ہے کہ سفر کا ذکر صورت سمجھانے اور ذہن سامع کی طرف قریب کرنے کے لئے ہے کہ پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں سامع کے خیال میں جلدی آجائے اور احادیث و اخبار میں بھی یہی ثابت ہے اور آیت کا بھی یہی معنی ہے کیونکہ **"فَلَمْ يَجِدُوا نَاءً"** (سورۃ النساء: 43) سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ تیمم کے حکم کا مدراپانی کی عدم دستیابی پر ہے۔ مصفیٰ (شرح مؤطا) میں ہے **"فَلَمْ يَجِدُوا نَاءً"** ظاہر یہ ہے کہ یہ سفر سے متعلق ہے کیونکہ مرض میں پانی کا ہونا تیمم کو مانع نہیں، اور یہ بھی احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ پانی کے استعمال پر قادر نہ ہو، اس لئے کہ مریض کا پانی پانا اور نہ پانا برابر ہے۔ اور امام شوکانی کی تفسیر سے ظاہر یہ ہے کہ **"فَلَمْ يَجِدُوا نَاءً"** کی قید کو جنابت اور تیمم سے خاص کرنے کا احتمال ہے، چنانچہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان **"فَلَمْ يَجِدُوا نَاءً"** اگر یہ قید مجمع ناقضہم کی طرف راجع ہو یعنی شرط کے بعد جس کا ذکر ہوا وہ مرض، سفر، صحراء سے آنا اور عورتوں سے صحبت کرنا ہے۔

کیا سفر اور مرض میں تیمم جائز ہے

اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ صرف سفر اور مرض سے تیمم کرنا جائز نہیں ہوتا بلکہ اس کے ساتھ پانی کی عدم دستیابی بھی لازم ہے، پس مریض کو تیمم کرنا جائز نہ ہوگا مگر جس وقت پانی میسر نہ آئے۔ اور علیٰ حد التیاس مسافر کو بھی تیمم کرنا تبھی جائز ہوگا جبکہ پانی نلے، لیکن اس پر یہ اشکال ہے کہ پانی کے نہ ملنے کے وقت تو ندرست بھی مریض کی طرح تیمم کر سکتا ہے۔ پس مرض اور سفر کے صریح ذکر کرنے کے لئے ضرور کوئی فائدہ ہونا چاہیے! بعض نے یہ وجہ بیان کی ہے کہ مریض کے بارے میں پانی کی عدم دستیابی اکثر واقع ہوتی ہے۔ اور اگر قیہ پہلی دو صورتوں (یعنی صحراء سے آنے اور عورتوں سے صحبت کرنے) کی طرف راجع ہو جیسے بعض مفسرین نے کہا تو اس میں یہ اشکال ہوگا کہ جس پر مریض اور مسافر کا لفظ صادق آئے اس کو تیمم کرنا جائز ہے، خواہ پانی مل سکے اور اس کے استعمال پر بھی قادر ہو اور بعض نے کہا کہ یہ قیہ پہلی صورت کی طرف راجع ہے کیونکہ ان میں اس کا وقوع کم ہوتا ہے، لیکن پہلی دو صورتوں میں بھی اس کا اعتبار کیا جائے گا۔ اور آپ کو یہ خبر ہے کہ یہ کلام ساقط اور نہی توجہ ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے تابعین نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تیمم کی شرط میں مرض اور سفر کا ذکر کیا اس لئے پانی نہ ملنا اکثر انہی دو گروہوں کے بارے میں واقع ہوتا ہے، بخلاف اس شخص کو جو چلنے لگ رہا ہے کیونکہ اکثر اس کے پاس پانی موجود ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر صراحتہ نہیں کیا۔ انتہی۔ اور ظاہر یہ ہے کہ مرض میں تیمم کرنا جائز ہے اگرچہ پانی موجود ہو بشرطیکہ اس کے استعمال سے فی الحال یا آئندہ ضرر نہ ہو اور یہ لازم نہیں کہ عضو کے تلف ہوجانے کا خوف ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ... ١٨٥ ... سورة البقرة

یعنی اللہ تعالیٰ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے مشکل نہیں چاہتا۔

:دوسری جگہ ارشاد فرمایا

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ ٧٨ ... سورة الحج

اور تم پر دین میں کوئی مشکل نہیں رکھی۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔۔۔ **ان الدین یسر**۔۔۔ یعنی دین آسان ہے۔ اور فرمایا۔۔۔ **یسر واولا تعسرا** [21] (یعنی آسانی کرو اور دشواری نہ کرو کہ سخت گیری سے دین کو لوگوں پر مشکل بنا دو۔

اور جب سفر میں ایک تنہا کے سر میں زخم ہوا اور اسے غسل کی ضرورت ہوئی تو ساتھیوں سے تیمم کی رخصت پر عمل کرنے کا مسئلہ بھجھا تو انہوں نے کہا کہ تیمم کی رخصت جب ہے کہ پانی نہ ملے اور تمہارے پاس پانی موجود ہے، اس لئے ہم تو اجازت نہیں دیتے۔ آخر اس نے غسل کیا اور مر گیا۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا: **قتلوه قتلاً** [31] یعنی خدا انہیں غارت کرے بھجھارے کا خون کرو یا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **بعثت بالخیفۃ** [41] (یعنی مجھے سہل شریعت کا حکم ہوا۔

پس اگر یہ کہا جائے کہ پانی کے نہ پائے جانے کی قید سب کی طرف راجع ہے تو مرض کے صراحۃً ذکر کرنے سے یہ فائدہ ہوا کہ جب پانی مریض کو نقصان کرے، بخلاف تندرست کے، تو پانی کی موجودگی کی حالت میں بھی تیمم جائز ہے، اور یہ قید اس کے باری میں تب معتبر ہوگی کہ پانی کا استعمال ضرر نہ کرے۔ کیونکہ صرف مرض میں بھی اگر پانی نقصان نہ کرے اور پانی کی عدم دستیابی کا خطرہ ہے کہ مریض مرض کے ضعف کے سبب پانی کی تلاش سے عاجز ہوتا ہے۔ اور مسافر کے صریح ذکر کی وجہ تو ظاہر ہے، کیونکہ سفر میں بعض مقامات پر تو پانی ملتا ہی نہیں جو کہ اکثر ہوتا رہتا ہے۔ انتہی کلامہ

: تیمم کا صحیح طریقہ [1]

(ضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحفۃ الی الارض ونفخ فیہا ثم مسح بھا وجہ وکفۃ) (فتح الباری 1/443، ابن ماجہ 1/188 فوائد عبد الباقی مسلم 1/280، مصابیح 1/239

(دوسری کتب میں کچھ الفاظ تغیر و تبدل ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر ان کو چھونکا اور اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ اپنے چہرہ اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا۔) (جاوید

فتح الباری 10/524، 1/93، مسند احمد 5/69، مسلم 3/1359، مصابیح 3/20 [2]

البداء 1/339، دار قطنی 1/189، 190 [3]

طبرانی کبیر 8/170، الجمع الزوائد 4/302 [4]

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نواب محمد صدیق حسن

صفحہ: 356

محدث فتویٰ